



## سوال

(203) بناتی بندر اور زنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محدث رفیع مفتی ”ریسرچ فیلو ادارہ اشراق لاہور“ فرماتے ہیں کہ

”بخاری میں بھی غلط احادیث موجود ہیں مثلاً بخاری کی یہ حدیث کی عمرو بن میمون کہتے ہیں: ”میں نے زنا نہ جاہلیت میں ایک بندریا کو دیکھا، اس نے زنا کیا تھا اور اس کے پاس بہت سے بندر جمع تھے (میرے سامنے) ان بندروں نے اسے سنگسار کیا (یہ دیکھ کر) میں نے بھی ان کے ساتھ اسے سنگسار کیا“ [بخاری، رقم: ۳۸۳۹] اگر اس روایت کو صحیح مان لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان اور جانوروں کی ایکساں طور پر انسانی شریعت کے مکلف ہیں جبکہ ایسا نہیں ہے۔“

میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ محدث رفیع صاحب کی اس بات میں کتنی حقیقت ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

محدث رفیع صاحب کی اس بات میں ذرا برابر حقیقت نہیں ہے کیونکہ روایت مذکورہ بلحاظ سند حسن لذاتہ وبلحاظ متن بالکل صحیح ہے۔

اس کی مفصل تحقیق کے لیے دیکھئے ماہنامہ الحدیث حضور: ۲۴ ص ۲۰

روایت مذکورہ حدیث رسول ہے اور نہ اثر صحابی بلکہ ایک تابعی کا قول ہے اور اس میں بندروں سے مراد جن ہیں۔

دیکھئے فتح الباری (ج ۷، ص ۱۶۰) اور الحدیث حضور: ۲۴ ص ۲۰

یہ عام لوگوں کو بھی معلوم ہے کہ جن مکلف مخلوق ہے اور جنوں کا مختلف اشکال اختیار کرنا بھی ثابت ہے لہذا تابعی کے اس قول پر اعتراض عجیب و غریب ہے!۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات  
محدث فتوى  
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

## فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج 2 ص 472

محدث فتویٰ